



## سوال

(77) غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ کی قسم کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ شرف اور ذمے کے بارے میں قسم کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور انسان کے یہ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے کہ یہ میرے ذمے ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ شرک کی ایک قسم ہے۔ اسی طرح کعبہ کی قسم کھانا بھی جائز نہیں بلکہ یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ دونوں مخلوق ہیں اور کسی بھی مخلوق کی قسم کھانا شرک ہے۔ اسی طرح شرف یا ذمے کی قسم کھانا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَهُوَ كَفْرٌ أَوْ شُرْكَ» (جامع الترمذی، التذویر والایمان، باب ما جاء فی ان من حلف بغیر اللہ فقد اشرک، ح: ۱۵۳۵)

”جس کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی، اس نے کفر یا شرک کیا۔“

اور فرمایا:

«لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِنَا نَحْنُ مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيصْمِتَ» (صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب من لم یراکفار من قال ذلک متأذلاً أو جاحلاً) (۶۱۰۸) و مسلم، کتاب الایمان، باب النھی عن الحلف بغیر اللہ تعالیٰ (۱۶۳۶)۔

”تم اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ، جس کو واقعی میں قسم کھانی جو اسے اللہ ہی کی قسم کھانی چاہیے۔“

لیکن یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ انسان کا یہ کہنا: ”یہ بات میرے ذمے ہے۔“ اس سے ذمے کے ساتھ حلف اور قسم مراد نہیں ہوتی، بلکہ اس سے عہد مراد ہوتا ہے، یعنی اس بات کے بارے میں میرا عہد ہے اور یہ میری ذمہ داری ہے (کہ میں اسے پورا کروں گا) اور اگر اس سے واقعی قسم مراد ہو تو پھر یہ بھی غیر اللہ کی قسم ہونے کی وجہ سے جائز نہ ہوگی، لیکن مجھے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا ارادہ قسم کا نہیں ہوتا بلکہ ان کا ذمے سے ارادہ عہد کا ہوتا ہے اور ذمے کا لفظ عہد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔



هذا ما عندي والتألم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 151

محدث فتویٰ